حضورﷺ انبیاء پر گواہ ہیں

سورۃ ال عمران آیت:۸۱

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَاط قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ٥

ترجمہ:

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا کہ جو میں تمہیں کتاب وحکمت دوں اور تمہارے پاس میرا رسول تشریف لے آئے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمادے تو تم ضرور ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی مدد کرنا کیا تم نے اس پر اقرار کرلیا اور میرا بھاری ذمہ لے لیا سب نے عرض کیا ہم نے اقرار فرمایا تو ہم نے کہا تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

تفسیر:

اس آیت کریمہ سے حضورﷺ کی وہ عظمت ثابت ہوتی ہے جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے اس آیت میں اللہ نبیوں سے لیے گئے عہد کا ذکر کررہے ہیں جو اللہ نے تمام انبیاء سے لیا یہ عہد کب لیا گیا اس کے بارے میں مفسرین لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو جب جنت سے زمین پر اتارا تو کوہ لبو پہاڑ پر اتارا اور حضرت حوا علیہ السلام عرب میں جدہ کے مقام پر اتاری گئیں ان دونوں کو اللہ نے الگ الگ مقام پر اتارا تھا، تین سو برس حضرت آدمؑ روتے رہے مگر توبہ قبول نہ ہوئی لیکن جب حضورﷺ کا وسیلہ پیش کیا تو اللہ نے آپ کی توبہ قبول فرمائی۔ اس کے بعد اللہ نے آدمؑ کی پشت سے اُن کی ساری اولاد کی روحیں نکالیں اور اُن روحوں سے تین قسم کے عہد لیے گئے:

(۱) ایک عہد اللہ نے ساری مخلوق سے "الست بربکم" کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ لیا گیا۔ سب نے کہا ہاں اللہ تو ہمارا رب ہے۔

(۲) دوسرا عہد اللہ نے اُسی مخلوق میں علماء سے لیا کہ تم نے بھی ہمیشہ میرے دین کی تبلیغ کرنی ہے۔

(۳) تیسرا عہد عام مخلوق سے نہیں لیا گیا اور نہ ہی علماء سے لیا گیا بلکہ یہ عہد نبیوں سے لیا گیا۔

حضورﷺ کے تشریف لانے پر انبیاء کو نبوت سے دستبردار ہونے کا حکم:

تیسرے عہد کے لئے اللہ نے باقی مخلوق کو نہیں پوچھا بلکہ اس کائنات کے جو اعلیٰ لوگ تھے، جو اس کائنات کے منتخب شدہ لوگ تھے اللہ نے اُنہیں اس عہد میں شامل کیا اور وہ انبیاء ہیں۔ اللہ نے یہ عہد لیا کہ میں جب تمہیں نبوت دوں، کتاب دوں، تمہارے اُمتی بھی ہوں، کلمہ پڑھنے والے بھی ہوں، تمہاری نبوت کا تاج چمک رہا ہو، تمہاری نبوت عروج پر ہو لیکن عین اُس وقت میرا نبی نازل ہو جائے تو تم سب نے ایک کام کرنا ہے، تم سب نے اپنی نبوت سے دستبردار ہو کر، اپنی کتابیں چھوڑ کر خود بھی اور تمام امتیوں سمیت

میرے نبی کا کلمہ پڑھنا ہے، اُس کی تصدیق کرنی ہے اُس کو یہ یقین دلانا ہے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم اپنی نبوت چھوڑ رہے ہیں یعنی اپنا دین منسوخ کر کے اپنی اپنی اُمتوں سمیت میرے نبی کے قدموں میں حاضر ہو جاؤ، اپنی کتابیں چھوڑ دو، اپنے دین منسوخ کر دو، اپنے تمام احکام معطل کر دو، اپنی تمام عبادات کو چھوڑ دو اور میرے نبی کی بارگاہ میں حاضر ہو جانا اور اُس کا کلمہ پڑھ لینا۔

نبیوں کو ایک دوسرے کا گواہ بنا کر خود اللہ سب پر گواہ بن گیا:

اس آیت سے ایک بات سامنے آتی ہے کہ انبیاء سے جب اللہ نے عہد لیا تو صرف عہد پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ اللہ نے اُن سے گواہی بھی لی اللہ نے جب ساری مخلوق سے عہد لیا کہ بتاؤ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا ہاں آپ ہمارے رب ہیں۔ اللہ نے اپنی ربوبیت پر کوئی گواہی طلب نہیں کی لیکن جب حضورﷺ کی باری آئی وہاں حضورﷺ کی عزت، مقام، رتبے اور عظمت کو ثابت کرنے کے لئے اللہ نے کمال انداز اختیار کیا۔ اللہ نے فرمایا ٹھیک ہے تم سب نے میری ربوبیت کا اقرار تو کر لیا ہے لیکن جب میرے محبوب کی باری آئی تو یہاں بات اقرار سے نہیں بنے گی۔ اے آدم تو موسیٰ کا گواہ ہو جا، اے موسیٰ تو آدم کو گواہ ہو جا، اے سلیمان تو ابراہیم کا گواہ ہو جا، اے ابراہیم تو سلیمان کا گواہ ہو جا ایک دوسرے کے لئے گواہ بنو کہ ہاں سب نے گواہی دی تھی۔ پھر اللہ نے فرمایا سنو! میں بھی تم سب پر گواہ بننے لگا ہوں کہ جب میرا نبیﷺ اس دنیا میں آئے گا تو اے **نبیو!** یاد رکھنا میں بھی اُس وقت تمہارے ساتھ گواہ ہوں گا کہ تم سب نے اقرار کیا تھا کہ اپنی اپنی نبوت چھوڑ دو گے۔

اللہ نے نبیوں سے عہد کیوں لیا:

یہ ایسی گفتگو ہے جس کو روشن دماغ لوگ سمجھ سکتے ہیں، اللہ کو یہ معلوم بھی تھا کہ حضورﷺ کسی نبی کے دور میں نہیں آئیں گے آپ تو آخری نبی ہیں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تشریف لانا تھا تو پھر اللہ نے نبیوں سے اتنا بڑا عہد کیوں لیا؟ پھر اللہ نے اپنی گواہی بھی اس عہد میں ڈال دی میں بھی گواہ ہوں کہ اگر تم سب کو میرے نبی کا زمانہ ملا تو تم سب اپنی نبوت چھوڑ دو گے۔ اس بات میں دعوت فکر ہے اور اللہ کبھی بھی ایسی بات نہیں فرماتا جو اُس کی شایانِ شان نہ ہو۔ آخر اس بات میں کیا حکمت ہے، یہ آیت ثبوت کے طور پر قرآن کے سینے پر نقش ہے، اللہ کا اس آیت کو پیش کرنے کا کیا Motive ہے آیئے سمجھتے ہیں:

(۱) ایک تو یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ تم سب کی نبوتوں پر سب سے اعلیٰ نبوت محمد مصطفیٰﷺ کی ہے اس آیت کو پڑھنے سے پہلا عکس جو دل و دماغ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ میرا نبی سب سے اعلیٰ ہے، میرے نبی کی نبوت بے مثال ہے، میرے نبی کی نبوت کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

(۲) دوسرا اس آیت سے حضورﷺ کی محبت کا جو ایک جام ملتا ہے اس کو پڑھ کر ایک عاشق حضورﷺ کی محبت اور عشق میں ڈوب جاتا ہے وہ یہ کہ اللہ نبیوں کو آپس میں گواہ بنا کر کہہ رہا ہے کہ نبیوں تم سب آپس میں ایک دوسرے کے گواہ بن جاؤ کہ جب میرا نبی آئے گا تو اپنی نبوت کو چھوڑ دو گے اور قیامت کے دن حضورﷺ سب سے آگے چلیں گے اور اُن کے پیچھے تمام نبی چلیں گے اُس وقت نبیوں کو اندازہ ہو جائے گا کہ ہم نے اسی نبی کی گواہی دی تھی اور آج ہم سب اُسی نبی کے پیچھے چل رہے ہیں جس کے لئے ہم نے آپس میں ایک دوسرے سے گواہی لی تھی۔ لہٰذا کسی کو وہاں اپنی نبوت پر ناز نہ ہو، کسی کو اپنی نبوت پر گھمنڈ نہ ہو جائے، کسی کے دل میں یہ خیال نہ آ جائے کہ میں ایک نبی ہوں اور ایک نبی کے پیچھے کیوں چلوں؟ اللہ کو اس بات کا علم تھا کہ قیامت کے دن یہ سب ہوگا سارے نبی میرے محبوب کے پیچھے چلیں گے اس لئے کہا تم سب ایک دوسرے پر گواہ بن جاؤ کہ جب وہ نبی آئے گا تو تم سب نے اپنی نبوت چھوڑ دینی ہے۔

زمانے کے سامنے حضورﷺ کی شان عیاں ہے:

اللہ نے حضورﷺ کے زمانے میں دنیا کو حضورﷺ کا مرتبہ اور مقام دکھا دیا کہ جب حضورﷺ معراج پر جانے لگے تو اُس وقت مسجد اقصیٰ میں سارے انبیاء نے آپﷺ کے پیچھے نماز ادا کی حضورﷺ سب کے امام بنے اور تمام انبیاء مقتدی بنے۔ تمام نبیوں نے اُس وقت اظہار کر دیا کہ ہم آپ کی نبوت پر راضی ہیں ہم آپ کی نبوت پر اپنی نبوت قربان کرتے ہیں۔

حضور ﷺ کے ہوتے ہوئے تمام دین کیوں منسوخ ہو جاتے ہیں؟

اس لئے کہ حضور ﷺ کے ہوتے ہوئے کوئی دین نہیں ہے سوائے حضور ﷺ کے دین کے تو اس لئے اب عیسائیت، یہودیت چھوڑنی ہوگی جب حضور ﷺ تشریف لے آئیں گے۔حضور ﷺ کا دین قیامت تک قائم رہے گا۔

حضور ﷺ کے آتے تمام دین منسوخ ہوگئے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ تمام دینوں کی اصل ہیں، آپ تمام دینوں کا مرکز ہیں، آپ اللہ کے تمام دیئے ہوئے اصولوں کا اصل ہیں لہٰذا جب کوئی اصل سامنے آجائے تو باقی چیزیں مٹ جاتی ہیں۔

''حضور ﷺ کے آنے سے تمام دینوں کو ایک نقطہ ملا''

حضور ﷺ تمام دینوں کا آخری مقام اور نقطہ ہیں لہٰذا آپ کے آنے سے تمام دین مٹ گئے، تمام دین منسوخ ہوگئے، سارے دینوں سے پردے اٹھا دیئے گئے اور حضور ﷺ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین قابلِ قبول نہیں۔

حضرت علامہ نعیمیؒ نے اس کی ایک بڑی خوبصورت مثال دی:

آپ فرماتے ہیں جس طرح رات کو آسمان پر تارے جھلملاتے ہیں اور اُن کی روشنی سارے آسمان پر پھیلی ہوتی ہے لیکن جب دن کے وقت سورج نکلتا ہے تو سورج طلوع ہوتے ہی وہ ستارے چھپ جاتے ہیں اُن ستاروں کو چھپا دیا جاتا ہے کیونکہ سورج طلوع ہو چکا ہے اور وہ ستارے سورج کی روشنی سے روشن تھے، اب سورج آگیا ہے اور ان ستاروں کی کوئی ضرورت نہیں لہٰذا سورج کی روشنی سے ستارے چمکتے ہیں۔

ہر چیز اپنی اصل کی طرف رواں ہے، ہر شے اپنے اصل کی طرف دوڑتی ہے ہم دنیا میں آئے لیکن ہماری اصل عالمِ ارواح ہے ہم نے وہیں واپس جانا ہے۔

دنیا کی ہر چیز اپنی اصل کی طرف رواں ہے:

اسی طرح جب بارش ہوتی ہے تو بارش کا پانی ندی نالوں، نہروں، دریاؤں اور سمندروں کی شکل اختیار کر لیتا ہے اب اگر دیکھا جائے تو بارش کی اصل سمندر ہے جس جگہ سے پانی آبی بخارات کی شکل میں اٹھا تھا، وہ سمندر کی ہوائیں تھیں جو اُس پانی کو اٹھا کر پھر رہی تھیں وہ پانی جب سمندر سے جدا ہوتا تو اپنے اصل کی طرف بھاگا اور وہ پانی آبی بخارات کی شکل میں بادلوں کے ساتھ مل کر ایک خاص مقام پر خاص درجہ حرارت حاصل کرنے کے بعد بارش کے قطروں کی صورت میں برسنے لگا۔ جب بارش کا پانی ندی نالوں، نہروں اور دریاؤں میں گرتا ہے تو ان میں ایک خاص قسم کی طغیانی، اور طوفان کا شور پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب یہ پانی سمندر میں گرتا ہے تو ایک خاص سکون کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے وہاں کوئی شور نہیں ہوتا کیونکہ پانی اپنے اصل کے ساتھ مل جاتا ہے یعنی جہاں سے اُٹھا تھا وہیں واپس آملا۔

صوفی فنائیت سے پہلے کیسا ہوتا ہے؟

یہی حال ایک صوفی کا حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ ہے، صوفی حضور ﷺ کی ذات سے محبت اور پیار سے پہلے ایک عجیب طوفانی کیفیت کا شکار ہوتا ہے اور اُس کے اُوپر ایک عجیب وغریب ہیجانی کیفیت طاری ہوتی ہے لیکن جب حضور ﷺ سے محبت معاملہ بنتا ہے تو پھر حضور ﷺ میں فنا ہونے کی کیفیت نصیب ہوتی ہے اور صوفی کے چہرے پر سکون آجاتا ہے، پھر اُس کے عمال میں سکون آجاتا ہے، پھر اُس کی عادتوں میں سکون آجاتا ہے، اُس کی گفتگو میں سکون آجاتا ہے، پھر اُس کے اٹھنے، بیٹھنے میں سکون آجاتا ہے اس لئے کہ وہ اپنے اصل میں فنا ہو گیا ہے۔ لہٰذا جب تک حضور ﷺ سے محبت و پیار رشتہ نہیں بنتا فنائیت کا درجہ حاصل نہیں ہوسکتا اور فنائیت کے بغیر سکون کی کیفیت حاصل نہیں ہوتی، حضور ﷺ تمام دینوں کی اصل ہیں، حضور ﷺ تمام دینوں کا ملجاو ماویٰ ہیں۔

ہر نبی نے حضور ﷺ کی آمد کے ڈنکے بجائے:

نبیوں کو اس لئے حکم دیا کہ تم سب مل کر میرے نبی کے ڈنکے بجاؤ، میرے نبی کی گفتگو کرو ہر نبی اپنے امتیوں کو بتا کر گیا کہ میں اصل نہیں تھا میرے بعد اصل کوئی اور ہے وہ آنے والا ہے وہ آئے گا تو اس پر ایمان لانا میں نے انتظار کیا وہ نبی نہیں آیا لیکن جب وہ نبی آئے تو اُس کا کلمہ ضرور پڑھنا حتیٰ کہ عیسٰی علیہ السلام آئے آپ نے بھی یہی پیغام دیا کہ میرے بعد اللہ کا ایک نبی آئے گا اور جب وہ نبی آجائے تو تم سب اُس پر ایمان لانا، حضورﷺ کی عظمت کس قدر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے دل میں تھی کہ حضورﷺ کی امت میں شامل ہونے کے لئے اپنی نبوت کا تاج اُتار دیا اور آپ آج بھی چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہیں اور حضورﷺ کا کلمہ پڑھنے کے لئے دوبارہ تشریف لائیں گے۔

حضورﷺ سے مضبوط تعلق کا فائدہ:

ایک صوفی، صاحبِ نظر اور صاحب شریعت کو چاہئے کہ وہ صرف نمازیں نہ پڑھے، وہ صرف روزے نہ رکھے، وہ صرف دین الٰہی کی تبلیغ ہی نہ کرے بلکہ وہ محمد مصطفیﷺ میں فنا ہونے کی کوشش بھی کرے۔ حضورﷺ کے ساتھ ایک خاص تعلق وضع ہونا چاہئے، حضورﷺ کے ساتھ کسی امتی کا جب خاص تعلق بنتا ہے تو پھر ہی وہ اپنے اصل کی طرف لوٹتا ہے کیونکہ حضورﷺ میں فنا ہونا اصل میں اللہ میں فنا ہونے کے برابر ہے اور جو اللہ میں فنا ہو گیا اسے کوئی خوف نہیں رہتا ہے۔ اسی لئے اللہ نے قرآن میں فرمایا:

میرے ولیوں پر نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوتے ہیں

اس لئے کہ دُکھ اور غم دوری والوں کو ہوتا ہے مفسرین نے فرمایا:

''اللہ اور بندے کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ دُکھ ہے''

آپ اس فاصلہ کو کم کرتے جائیں آپ کا دکھ بھی کم ہو جائے گا اور ایک وقت آئے گا جب آپ کی حضورﷺ کے ساتھ قلبی طور پر Attachment ہو جائے گی تو پھر دکھ مٹ جائیں گے پریشانیاں ختم ہو جائیں گی، آپ کے اندر اور باہر، آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، اُوپر اور نیچے ہر جگہ سکون پھیل جائے گا اس لئے کہ آپ کی ذات حضورﷺ کی ذات کے قریب ہو گئی ہے۔

قابلِ غور بات! آج جب حضورﷺ کو اس دنیا سے گئے چودہ سو برس گزر گئے تو ہمیں حضورﷺ کے قریب کیسے ہونا ہے؟

حضورﷺ کے اندر تمام اُمتیں گم ہیں اصل میں آپ ہی تمام اُمتوں کے اصل ہیں تمام نبی آپﷺ کے اُمتی ہیں اُن کی اُمتیں بھی آپﷺ کی اُمتیں ہیں آپﷺ تمام نبیوں کے انبیاء ہیں حضورﷺ سے تعلق آج چودہ سو سال بعد بھی قائم ہے آپ کی زندگی اور آپ کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی رحمت نہ آج کم ہے، نہ کل کم تھی اور نہ قیامت تک کم ہو گی۔ حضورﷺ کی یہ فضیلت کبھی کم نہیں ہو سکتی۔ حضورﷺ کے ساتھ محبت والے حضورﷺ کے دور میں بھی تھے، حضورﷺ کے دور سے پہلے بھی تھے اور قیامت تک حضورﷺ سے محبت والے موجود رہیں گے۔

حضورﷺ کی قربت کیسے نصیب ہو؟

(۱) حضورﷺ پر کثرت سے درود پڑھا جائے کیونکہ درود کی کثرت حضورﷺ سے جوڑ دیتی ہے۔

(۲) حضورﷺ کی سنتوں پر کثرت سے عمل کرنے سے حضورﷺ کی قربت نصیب ہوتی ہے۔

(۳) حضورﷺ کے دین کی کثرت سے تبلیغ کرنے سے حضورﷺ کی قربت نصیب ہوتی ہے۔

فنائیت ہر دُکھ اور تکلیف کو دور کر دیتی ہے:

جو جتنا زیادہ حضورﷺ پر درود، حضورﷺ کی سنتوں اور حضورﷺ کے دین کی تبلیغ کرتا ہے وہ اُتنا زیادہ حضورﷺ میں فنا ہو جاتا ہے اور جب فنائیت کامل ہو جاتی ہے تو پھر وہ کیفیت نصیب ہوتی ہے جو حضرت معاذؓ اور معوذؓ کو حاصل تھی کہ جب وہ غزوہ بدر میں لڑ رہے تھے تو محسوس ہوا کہ کوئی شے میں لڑنے میں رکاوٹ پیدا کر رہی ہے جب غور کیا تو

دیکھا کہ باز وکٹا ہوا تھا وہ جسم سے ٹکرا رہا ہے اور باز و کے کٹنے پر کوئی دکھ اور تکلیف محسوس نہیں ہوئی فوراً اُس باز و کو اپنے پاؤں کے نیچے رکھا اور زور سے جھٹکا دیا اور باز و کو علیحدہ کر دیا یہ کیفیت اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب فنائے رسول حاصل ہو۔فنائے رسول سے پہلے فنافی الشیخ کی منزل حاصل ہوتی ہے یعنی اپنے شیخ میں فنا ہونا۔

فنافی الشیخ:

''اپنے شیخ میں فنا ہونا، اپنے پیرو مُرشد کے ساتھ محبت اور پیار کا ایک خاص معاملہ بنانا''

فنا کیا ہے؟

اللہ اس آیت میں نبیوں کو حضورﷺ میں فنا ہونے کی تلقین فرما رہا ہے کہ جب میرا نبی آ گیا تو تم نے اپنی مرضی چھوڑ دینی ہے اور فنا کی تعریف بھی یہی ہے: مثلاً اگر کہا جائے میں حضورﷺ میں فنا ہوں تو اس سے مُراد یہی ہے کہ جو حضورﷺ کی مرضی ہے وہی میری مرضی ہے جو حضورﷺ چاہتے ہیں وہی میں چاہتا ہوں جو حضورﷺ کا ملجاو ماویٰ ہے وہی میرا ہے لہٰذا میں حضورﷺ کی مرضی کے خلاف نہیں اور حضورﷺ میری مرضی کے خلاف نہیں ہیں۔اکثر کہا جاتا ہے کہ یہ شخص فلموں میں فنا ہو گیا ہے تو اس سے مراد یہ ہوگا کہ وہ شخص کثرت سے فلمیں دیکھتا ہے اور اُس کو ہر وقت اُسی کے خیال آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہاں نبیوں سے فرما رہا ہے کہ تم نے اپنی مرضی چھوڑ دینی ہے اور میرے نبی میں فنا ہو جانا ہے اور پھر آخر میں اللہ نے اپنی گواہی کو بھی شامل کر لیا کہ اگر میرا آخری نبی آ گیا تو تم سب نے اپنی نبوت چھوڑ دینی ہے اور میرے نبی کا کلمہ پڑھنا ہے اس سے پتہ چلا کہ اللہ کو اپنے نبی سے اتنی محبت ہے کہ اللہ بھی اپنے نبی کی مرضی چاہتا ہے۔

دو عالم چاہتے ہیں رضائے خدا   خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اللہ بھی اپنے نبی کی محبت میں فنا ہے، اللہ بھی اپنے نبی کی رضا چاہتا ہے۔

رب عشق کما بیٹھا محمد دے دم بدلے   ساری دنیا بنا بیٹھا محمد دے دم بدلے

اللہ نے حضورﷺ کی محبت میں ساری دنیا بنا دی اور حضورﷺ کی محبت میں ہر چیز بنائی یہ زمین و آسمان، پہاڑ، دریا، یہ ہوائیں، یہ فضائیں، یہ پرند، یہ چرند، یہ کائنات کی پنہائیاں ، یہ کائنات کی گہرائیاں یہ سب حضورﷺ کی محبت میں اللہ نے بنایا پھر اللہ نے نبیوں کو بنایا اور نبیوں سے اقرار بھی کروایا کہ اگر میرا نبی آئے تو اپنی نبوت چھوڑ دینا اور میں بھی اس پر گواہ ہوں، میں بھی دیکھ رہا ہوں گا میں بھی تمہارا گواہ بن جاؤں گا۔ جو جو میرے نبی کی محبت میں فنا ہوتا چلا جائے گا میں رب ہو کر اُس کا گواہ بن جاؤں گا۔

''عشق رسول اتنی بڑی دولت، اتنا بڑا خزانہ ہے کہ اُس خزانہ پر اللہ گواہ بن جاتا ہے''

مفسرین فرماتے ہیں کہ اللہ نے ہی حساب لینا ہے اور اللہ نبی کی محبت والوں پر گواہ بن رہا ہے، اُن لوگوں کا گواہ بن رہا ہے جنہوں نے نبی کی محبت میں اپنے آپ کو فنا کر دیا ہے تو نبی کی محبت میں نعتیں، سلام پڑھنے والے، میلاد منانے والے، درس دینے والے جو عاشق ہیں وہ سلامت رہیں کیونکہ اللہ اُن پر گواہ ہے۔

عشق مصطفیٰﷺ ہر عبادت کی جڑ ہے:

عشق مصطفیٰ ہر عبادت کی جان اور ہر عبادت کی جڑ ہے، عشق مصطفیٰ ہر عبادت کا مغز ہے عشق مصطفیٰ کے بغیر ہر عبادت صفر ہے اور صفر کی کوئی ویلیو نہیں ہے اور صفر کے آگے اگر ایک لگائیں گے تو صفر کی ویلیو بنے گی اگر کروڑ صفر بھی لکھ دیں گے تو کوئی ویلیو نہیں بنے گی اور اگر ایک لگا دیں گے تو دس بنے گا، سو بنے گا، ہزار بنے گا، دس ہزار، لاکھ، کروڑ، ارب ،کھرب صرف ایک لگانے سے بنے گا یہ ایک کچھ اور نہیں ہے بلکہ عشق مصطفیٰﷺ ہے۔

اللہ امت مسلمہ کا گواہ کیسے بنے گا:

اگر کوئی نبی کی خاطر دنیا کی نعمتیں چھوڑ دیتا ہے، نبی کی خاطر دنیا کے معاملات کم کر دیتا ہے، نبی کی خاطر دنیا کی لذتیں چھوڑ دیتا ہے، نبی کی خاطر اپنی نفسانی خواہشات کو کم کرنا شروع کر دیتا ہے، نبی کی خاطر کوئی داڑھی رکھتا ہے، نبی کی خاطر کوئی پردہ کرتی ہے نبی کی خاطر دنیا کے ہر کام کو کرتا ہے، ہمارا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا، کھانا، پینا جب

حضورﷺ کے لئے ہو جائے گا ہم حضورﷺ کی محبت میں فنا ہو جائیں گے تو ہمارے ہر کام پر اللہ کی ذات گواہ بن جائے گی۔

حضرت اعلیٰ حضرت کے پوتے حضرت امام حسنؒ نے بڑا خوبصورت شعر کہا:

میرے تو سب کچھ ہیں آپ ہی اے سرورِ عالم
میں تو جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے

کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے:

یہ سعادت اور کرم لینے کے لئے بہت کچھ چھوڑنا پڑتا ہے اپنے بہت سے حقوق سے دستبردار ہونا پڑتا ہے حضورﷺ کی محبت کے لئے اپنے نفس کو قتل کرنا پڑتا ہے اور سارے طعنے بھی سننے پڑتے ہیں اور دنیا کبھی بھی عاشقوں کے ساتھ نہیں ہوئی، عاشقوں کی سوچ نظر اور طرزِ عمل الگ ہوتا ہے۔ دُنیا عاشقوں کو ہمیشہ غلط سمجھتی ہے اور لوگ اُنہیں کہتے ہیں یہ کیا تم نے داڑھی رکھ لی، تم کیا مسیتڑ بن گئے ہو، تمہاری شادی نہیں ہونی، تمہیں کسی نے لڑکی نہیں دینی، تمہارا رشتہ نہیں ہونا، دنیا میں ایسے جاہل لوگ ہیں کہ اگر کوئی حضورﷺ کی محبت میں کوئی عمل کرتا ہے تو دنیا اُس کا مذاق اڑاتے ہیں۔

"جو جتنی زیادہ اللہ اور حضورﷺ کی خاطر دنیا کی مار سہتا ہے اللہ اُسے اتنا ہی بلند رُتبہ اور مقام عطا فرماتے ہیں"

اگر آپ کی عادات حضورﷺ کی عادات میں بدل رہی ہیں تو ڈریں مت بلکہ خوش ہوں، اپنا چہرہ نبی جیسا بناتے ہوئے ڈرنا نہیں چاہئے، حضورﷺ کی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے ڈرنا نہیں چاہئے۔ حضورﷺ کی محبت میں کوئی بھی عمل کرتے ہیں تو کُھل کر کریں اُس کے اُوپر شرمناک رویہ نہ اپنائیں، معذرت خواہ رویہ نہ اپنائیں کہ آپ کو اُس کے اُوپر وضاحتیں دینی پڑیں۔ اور حضورﷺ کی محبت میں اگر کوئی عمل ہو تو اُس سے بڑی کوئی سعادت نہیں ہے۔

حضورﷺ جیسے بن جائیں:

حضورﷺ تمام دریاؤں کے دریا ہیں، حضورﷺ تمام سمندروں کے سمندر ہیں، تمام سورجوں کے سورج ہیں، تمام چاندوں کے چاند ہیں، آپ تمام محبتوں کی محبت ہیں، تمام عظمتوں کی عظمت ہیں، تمام رفعتوں کی رفعت ہیں، تمام بلندیوں کی بلندی ہیں، آپ اللہ کی محبتوں کے ماویٰ اور مرکز ہیں جو آپ سے لپٹ گیا وہ اللہ کو پا گیا۔

اسی لئے حضورﷺ نے فرمایا:

"جس نے مجھے دیکھا اُسی نے حق کو دیکھا"

ضرورت اس بات کی ہے کہ حضورﷺ کی اتباع کرنے والے بن جائیں کیونکہ:

؎ کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اگر حضورﷺ سے سچی محبت کریں گے تو اللہ بھی ہم پر گواہ بن جائے گا اللہ ہمیں صحیح معنوں میں حضورﷺ کی محبت عطا فرمائے (آمین)